# رفع الیدین کے مواقع

محمد رفیق طاہر عفا اللہ عنہ

تکبیر تحریمہ ، رکوع جاتے ہوئے ، رکوع سے اُٹھتے ہوئے دوسری رکعت سے اُٹھ کر، تکبیرات جنازہ وعیدین پر رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ سے ماثور و منقول ہے اور اس کے علاوہ اور کسی موقع پر رفع الیدین کرنا خلاف سنت ہے۔ جس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

## تکبیر تحریمہ، عند الرکوع وبعد الرکوع,اور تیسری رکعت کے لیے رفع الیدین:۔

۱۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ:

"كان إذا دخل في الصلاة كبر ورفع يديه، وإذا ركع رفع يديه، وإذا قال : سمع الله لمن حمده، رفع يديه، وإذا قام من الركعتين رفع يديه "

[صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، حديث:739]

"جب نماز کا آغاز فرماتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین فرماتے، اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع الیدین کرتے، اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو پھر بھی رفع الیدین فرماتے۔"

۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا:

"إذا قام في الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه، وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع، ويفعل ذلك إذا رفع رأسه من الركوع، ويقول: سمع الله لمن حمده، ولا يفعل ذلك في السجود "

[صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع، حديث:736]

"جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے حتی کہ وہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جاتے اور یہی کام آپ اس وقت بھی فرماتے جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اُٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بھی اسی طرح کرتے اور یہ کام سجدوں میں نہ فرماتے۔"

عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت تو تمام لوگ ہی رفع الیدین کرتے ہیں لیکن رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اُٹھتے ہوئے اور دوسری رکعت سے اُٹھ کر عموماً رفع الیدین کرنے کا خیال نہیں رکھا جاتا اور ان لوگوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک تو وہ جو سرے سے ہی مذکورہ رفع الیدین کے منکر ہیں۔ ان کے دلائل اور ان کا محاکمہ ہم بعد میں ذکر کریں گے (ان شاء اللہ) اور دوسرے کچھ ایسے ہیں جو سنی سنائی پر یقین کرکے اور دیکھا دیکھی ان مواقع پر رفع الیدین کرنے میں کوتاہی برتتے ہیں۔ عام طور پر جب وہ تمام تر رکعات امام کے ساتھ پالیتے ہیں یا منفرداً نماز ادا کرتے ہیں تو ان مواقع پر رفع الیدین کرتے ہیں لیکن جب ان کی ایک رکعت رہ جائے تو پھر اس رفع الیدین کے احکام سے ناآشنائی کی وجہ سے تقصیر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو امام کی اقتداء والی احادیث سے دلیل پکڑتے ہوئے ان مواقع پر رفع الیدین ترک کر دیتے ہیں جبکہ وہ انھی احادیث پہ غور نہیں کرتے۔

مثلاً:۔ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان:

" إذا أتى أحدكم الصلاة والإمام على حال فليصنع كما يصنع الإمام "

[جامع الترمذي ،أبواب الجمعة،باب ما ذكر في الرجل يدرك الإمام وهو ساجد كيف يصنع، حديث:591]

"جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور امام جس حالت میں بھی ہو وہ ویسے ہی کرے جس طرح سے امام کر رہا ہے۔"

اس حدیث کی وجہ سے رکوع جاتے ہوئے رفع الیدین ترک کر دیتے ہیں جب امام کو رکوع کی حالت میں پاتے ہیں جبکہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے ہیں اور تکبیر بھی کہتے ہیں۔ یاللعجب!!!

کیونکہ اگر " فليصنع كما يصنع الإمام "سے رکوع جانے کی تکبیر اور رفع الیدین کی نفی مانی جائے تو تکبیر تحریمہ اور اس کے رفع الیدین کی نفی بھی ماننا پڑے گی اور وہ مقتدی جو اس وقت آیا جب امام رکوع کی حالت میں تھا اس کو" فليصنع كما يصنع الإمام "کے تحت بغیر تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کہے اور رفع الیدین کیے سیدھا رکوع میں چلے جانا چاہیے تھا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا بلکہ وہ تکبیر تحریمہ کہتا اور رفع الیدین کرتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز کا آغاز فرماتے تو تکبیر تحریمہ کہتے اور رفع الیدین فرماتے، اس طریقہ کار کو اپنائے بغیر وہ نماز میں شامل نہیں ہو سکتا، بعینہ رسول اللہ ﷺ جب بھی رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین فرماتے۔ لہذا وہ شخص جو اس وقت نماز میں شامل ہوا جب امام رکوع کی حالت میں تھا اس کو" فليصنع كما يصنع الإمام "کے حکم کے تحت فوراً رکوع میں ہی جانا چاہیے لیکن رکوع میں پہنچنے کے لیے طریقہ اپنی طرف سے نہ گھڑے بلکہ وہ طریقہ اپنائے جو رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے، یعنی پہلے تکبیر تحریمہ کہے اور رفع الیدین کرے اور پھر فوراً دوبارہ تکبیر رکوع کہے اور رفع الیدین کرے اور پھر رکوع میں جائے۔

کیونکہ تکبیر تحریمہ ورفع الیدین کے بغیر نماز کا آغاز کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہے اور تکبیر ورفع الیدین کے بغیر رکوع میں جانا بھی سید الأنبیاء ﷺ سے ثابت نہ ہے۔

یاد رہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہیں باندھے گا بلکہ فوراً دوسری تکبیر، تکبیر رکوع اور رفع الیدین برائے رکوع کرے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ قیام میں باندھا کرتے تھے۔

نیز یہ بھی کہ جب کوئی شخص اس وقت پہنچا جب امام رکوع سے سر کو اُٹھا کر سمع الله لمن حمده کہہ چکا ہو تو وہ تکبیر تحریمہ ورفع الیدین کے بعد" فليصنع كما يصنع الإمام "والے اصول کے تحت دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر کھڑا ہو جائے گا اور ربنا لک الحمد کہتے ہوئے امام کے ساتھ ملے گا کیونکہ سمع الله لمن حمده کہنا اور اس کے ساتھ رفع الیدین کرنا صرف اس شخص کے لیے ہے جو رکوع سے اُٹھے۔ اس نے نہ تو رکوع کیا ہے اور نہ ہی یہ رکوع سے اُٹھ رہا ہے لہٰذا اس کے لیے تسمیع کہنا یا رفع الیدین کرنا مشروع نہیں ہے۔

اسی طرح جو شخص امام کو سجدہ کی حالت میں پائے وہ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے چلا جائے لیکن سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا نہ بھولے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے یعنی یہ شخص پہلے تکبیر تحریمہ کہے گا اور رفع الیدین کرے گا اور اس کے فوراً بعد دوبارہ سجدے کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے گا۔

(اس موضوع کی مزید تفصیل "اقتداء کے مسائل" میں بیان کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

## دوسری رکعت سے اُٹھ کر رفع الیدین:۔

اسی طرح وہ رفع الیدین جو دو رکعات کو مکمل کرکے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، عام لوگوں نے اس کو تشہد کے ساتھ جوڑ دیا ہے کہ جب بھی تشہد سے اُٹھتے ہیں تو اگلی رکعت کے لیے رفع الیدین کر لیتے ہیں جبکہ ایسا کرنا خلاف سنت ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب بھی دو رکعتوں سے اُٹھتے تو رفع الیدین فرماتے، جیسا کہ آغاز میں ذکر کردہ حدیث کے الفاظ سے واضح ہے۔

اس غلط فہمی کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مسبوق جس کی ایک رکعت رہ گئی جب امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور رفع الیدین کرتا ہے تو یہ بھی امام کے ساتھ ہی رفع الیدین کر لیتا ہے جبکہ اس کی ابھی ایک

رکعت ہوئی ہوتی ہے۔(امام کی اقتداء کن چیزوں میں اور کن چیزوں میں نہیں، یہ بات دلائل سمیت "اقتداء کے مسائل" میں بیان ہو گی) جبکہ رفع الیدین کرنے میں امام کی اقتداء کرنا ثابت نہ ہے اور پھر جب اس کی دو رکعتیں مکمل ہوتی ہیں یعنی جب امام چوتھی رکعت اور یہ مسبوق تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو یہ موقع اس کے رفع الیدین کرنے کا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب بھی دو رکعتوں سے اُٹھتے تو رفع الیدین فرماتے، لیکن اس موقع پر یہ رفع الیدین نہیں کرتا اور جب امام اپنی چاروں رکعات مکمل کر کے سلام پھیر دیتا ہے اور یہ مسبوق اپنی چوتھی رکعت کے لیے تین رکعتیں مکمل کر کے اُٹھتا ہے تو پھر رفع الیدین کر دیا ہے، جبکہ تیسری رکعت سے اُٹھ کر رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

اسی طرح جب عموماً تین وتر ایک سلام سے اکٹھے پڑھے جاتے ہیں تو بھی کئی لوگ دوسری رکعت سے اُٹھتے ہوئے رفع الیدین نہیں کرتے کیونکہ ذہن یہ بن چکا ہے کہ جب تشہد سے اُٹھ کر اگلی رکعت شروع کریں گے تو رفع الیدین کرنا ہے۔ جبکہ یہ ایسا نظریہ ہے کہ "مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ" اور دوسری رکعت سے اُٹھنے پر صحیح بخاری کی حدیث سے دلیل پیش کی جا چکی ہے۔

لہٰذا جب بھی نمازی دوسری رکعت سے اُٹھے اور تیسری رکعت کا آغاز کرے تو وہ سنت نبوی ﷺ کے مطابق رفع الیدین کرے، خواہ دوسری رکعت کے آخر میں تشہد ہو یا نہ ہو۔ اور پہلی، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں اور آٹھویں رکعت سے اُٹھتے ہوئے رفع الیدین نہ کیا جائے کیونکہ اس موقع پر رفع الیدین کرنا امام الأنبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

## تکبیرات عیدین:۔

اسی طرح کچھ لوگ تکبیرات عیدین اور تکبیرات جنازہ پر رفع الیدین نہیں کرتے حالانکہ ان مواقع پر رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے رفع الیدین کے مواقع بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

"ويرفعهما في كل تكبيرة يكبرها قبل الركوع حتى تنقضي صلاته "

[سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث:722، سنن الكبرى للبيهقى 83/2 (2374)، 292/3 (5983)]

"اور (رسول اللہ ﷺ) ان دونوں (ہاتھوں) کو ہر اس تکبیر میں اُٹھاتے تھے جو تکبیر آپ ﷺ رکوع سے قبل کہتے تھے۔"

اور یہ حدیث نماز عیدین کے سوا اور کسی جگہ پر صادق نہیں آتی کیونکہ نماز عیدین کے علاوہ رکوع سے قبل تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور کوئی تکبیر ثابت ہی نہیں۔ لہٰذا تکبیرات عیدین پر رفع الیدین کرنا سنت مصطفوی ﷺ ہے اور اس کے تارکین مخالفین سنت ہیں۔

## تکبیرات جنازہ پر رفع الیدین:۔

اور اسی طرح تکبیرات جنازہ پر رفع الیدین کرنے کے بارہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"أن النبى صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى على جنازة رفع يديه فى كل تكبيرة وإذا انصرف سلم"

[علل دارقطني22/13 (2908)]

"یقیناً رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو ہر تکبیر پر رفع الیدین فرماتے اور جب مکمل کر لیتے تو سلام پھیرتے۔"

مذکورہ بالا حدیث تکبیرات جنازہ پر رفع الیدین کے سنت ہونے کی واضح ترین دلیل ہے۔ لہٰذا اس سنت کو ترک کر کے استخفافِ سنت کے فتنہ میں داخل نہ ہوا جائے بلکہ اس پر عمل کر کے سنت سے سچی محبت کا ثبوت دیا جائے۔

## رفع الیدین عند السجود:۔

اسی طرح کچھ لوگ سجدہ میں جاتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے رفع الیدین کے قائل ہیں کہ کبھی کبھی کر لینی چاہیے۔ اور کبھی کبھی کر لینے کی بات انھوں نے ان احادیث کو صحیح سمجھتے ہوئے بطور تطبیق کہی ہے جن میں عند السجود رفع الیدین کا ذکر ہے۔ جبکہ حقیقتِ حال اس کے بر عکس ہے یعنی جن روایات میں رفع الیدین عند السجود کا ذکر ہے ان میں سے کوئی بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ ان تمام روایات میں سے سب سے زیادہ جس روایت کو پیش کیا جاتا ہے وہ مالک بن الحویرث والی روایت ہے جس کو امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے:

" رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه في صلاته ، وإذا ركع ، وإذا رفع رأسه من الركوع ، وإذا سجد ، وإذا رفع رأسه من السجود حتى يحاذي بهما فروع أذنيه"

[سنن نسائی ، کتاب التطبیق، باب رفع الیدین للسجود ، حدیث:1085]

مالک بن الحویرث فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی نماز کے آغاز میں، رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اُٹھتے ہوئے، سجدہ میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اُٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھایا۔

اور حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو یہ کہتے ہوئے ذکر کیا ہے:

" وأصح ما وقفت عليه من الأحاديث فى الرفع فى السجود ماروا‌ه النسائى من رواية سعيد بن ابى عروبة عن قتادة۔۔۔ الخ"

[فتح الباری 223/2]

"رفع الیدین عند السجود والی روایات میں جس صحیح ترین حدیث پر میں مطلع ہوا ہوں وہ روایت ہے جس کو امام نسائی نے سعید بن ابی عروبۃ عن قتادہ کی سند سے بیان کیا ہے۔۔۔ الخ

حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ کی اس عبارت کو بطور دلیل وہ لوگ پیش کرتے ہیں کہ دیکھو حافظ صاحب نے بھی اس حدیث کو صحیح ترین کہہ دیا ہے، جبکہ حافظ صاحب تو اس جملہ میں اس موضوع سے متعلق تمام تر روایات کو ضعیف ترین کہہ گئے ہیں، کیونکہ اس کی سند میں سعید بن ابی عروبہ مختلط و مدلس راوی ہے اور اسی طرح قتادہ بھی مدلس راوی ہے جبکہ دونوں بیان بھی صیغۂ عن سے کر رہے ہیں۔ یعنی یہ روایت تدلیس سعید، اختلاط سعید اور تدلیس قتادہ کی وجہ سے ضعیف ہے اور باقی روایات اضعف ہیں۔

یاد رہے کہ کسی ضعیف حدیث کو کسی محدث کا أصح شيء فی هذالباب کہنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس موضوع کی تمام تر روایات ضعیف ہیں۔ لیکن ان روایات میں سے یہ روایت سب سے کم ضعف والی ہے۔ نہ کہ روایت صحیح، (کا زعمه بعضهم) تو جس روایت کو حافظ صاحب اصح کہہ رہے ہیں جب اس روایت کا یہ حال ہی اتنا پتلا ہے تو باقی مرویات کے بارہ میں خود سمجھ لیں کہ ان کے ضعف کا عالم کیا ہو گا۔

ذیل میں چند روایات کا بطور نمونہ ذکر کیے دیتے ہیں۔

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ:

"كان يرفع يديه حذو منكبيه حين يكبر ويفتتح الصلاة وحين يركع وحين يسجد۔"

[مسند احمد (6128)]

اس روایت کو اسماعیل بن عیاش الحمصی نے عبد الرحمن بن ھرمز الاعرج المدنی سے روایت کیا ہے اور اہل علم کے ہاں یہ بات معروف ہے کہ اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیین سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

"كان يرفع يديه عند التكبير للركوع وعند التكبير حين يهوى ساجداً"

[معجم الاوسط للطبرانی 10/1(16)]

اس روایت کا سُقم اتنا ہی کافی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں "ولا يفعل ذلک في السجود" کے الفاظ منقول ہیں۔

۳۔ عبد اللہ بن زبیر کے بارہ میں میمون مکی کہتے ہیں وہ ان کو نماز پڑھاتے اور
"يشير بكفيه حين يقوم وحين يركع وحين يسجد وحين ينهض للقيام۔۔۔ الحديث
[مسند احمد(2308)، (3622)، سنن ابی داؤد (739)]

اس کی سند میں ابن لھیعہ مختلط راوی ہے اور میمون مکی (ابن زبیر سے بیان کرنے والا) مجہول ہے۔

۴۔ انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
"كان يرفع يديه فى الركوع والسجود"۔
[مسند ابی یعلی 399/6، مصنف ابنی ابی شیبہ 235/1(3752)]

اس سند میں حمید الطویل مدلس ہے اور صیغہ "عن" سے روایت کر رہا ہے۔ لہٰذا یہ روایت تدلیس حمید کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز عبد الوہاب الثقفی مختلط ہے۔

یہ چند روایات بطور مثال ذکر کی ہیں اور باقیوں کا حال بھی اسی طرح ہے۔

جبکہ سجدوں میں رفع الیدین نہ کرنے کی صراحت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی صحیح بخاری والی روایت سے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، جس سے وضاحت ہوتی ہے کہ سجدوں میں رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

هذا ما عندى والله تعالىٰ أعلم ورد العلم إليه أسلم وعلمه أكمل وأتم والشكر والدعاء لمن نبه وأرشد وقوم وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وبارک وسلم